برصغیر کے ۵۴ شارحین و مترجمین صحیح بخاری

تحریر: مولانا محمد اسحاق بھٹی

۲۹ رجب (۲۵ اگست) بروز جمعۃ المبارک جامعہ علوم اُثریہ میں ۲۳ ویں سالانہ تقریب صحیح بخاری شریف کے موقع پر یہ مقالہ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے پیش کیا۔ جس کو افادہ عام کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کی عظیم الشان تصنیف الجامع الصحیح کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا۔ میری معلومات کے مطابق اب تک دوسو پچیس کے پس وپیش کتابیں لکھی گئی ہیں، جن میں صحیح بخاری کی شروح اور تراجم شامل ہیں اور یہ شروح اور تراجم مختلف زبانوں میں ہیں مثلاً عربی، فارسی، سندھی، اردو اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں۔

میں یہاں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش میں اس رفیع المرتبت کتاب کے متعلق کن علمائے کرام نے خدمات سرانجام دیں اور اس خطہ ارض میں اس کتاب کو کس درجے تداول وقبولیت کا مستحق سمجھا گیا۔ لیکن اس سے قبل چند الفاظ میں یہ عرض کرنا شاید مناسب ہوگا کہ صحیح بخاری پر لکھنے کا آغاز کب ہوا اور کس عالم کبیر نے سب سے پہلے اس اہم خدمت کو مرکز توجہ قرار دیا۔ میں یہ سب باتیں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا۔

صحیح بخاری کی پہلی شرح ''اعلام السنن'' کے نام سے امام ابوسلیمان حمد بن محمد البُستی نے لکھی جو امام خطابی کے عرف سے معروف ہیں۔ ان کا اصل نام ''حمد'' ہے، لیکن عام لوگوں نے ان کو ''احمد'' کہنا شروع کر دیا اور پھر وہ احمد نام ہی سے مشہور ہو گئے۔ ان کی تاریخ ولادت ۳۱۹ھ اور تاریخ وفات ۱۶ ربیع الاوّل ۳۸۶ھ ہے۔

دوسری شرح کا نام ''شرح المہلّب'' ہے جو مہلب بن ابوصفرہ ازدی نے سپردِ قلم کی۔ ابومہلب کی تاریخ وفات ۴۳۵ھ ہے۔ تیسری شرح ابن بطّال یعنی امام ابوالحسن علی بن خلف ابن بطال نے لکھی جو ۴۴۹ھ میں سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔

اس طرح فتح الباری سے پہلے اس پر عظمت کتاب کی اکتیس شرحیں لکھی جا چکی تھیں۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت فتح الباری نے پائی جو امام ابوالفضل احمد بن علی بن حجرؒ عسقلانی کی تصنیف ہے اور صحیح بخاری کی یہ نہایت مفصل اور عمدہ ترین شرح ہے۔ امام ابن حجرؒ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جو حدیث اور رجالِ حدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی تاریخ ولادت ۲۲ شعبان ۷۷۳ھ اور تاریخ وفات ۲۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ ہے۔

اب آیئے برصغیر پاک وہند کے چند شارحین ومترجمینِ صحیح بخاری کا تذکرہ کرتے ہیں۔

۱۔ علامہ سید عبدالاوّل جون پوری نے ''فیض الباری'' کے نام سے صحیح بخاری کی شرح لکھی۔ اس کا ذکر نواب صدیق حسن خانؒ نے اپنی تصنیف اتحاف النبلاء میں کیا ہے۔ فیض الباری کے مصنف کا انتقال ۹۶۸ھ کو ہوا۔

۲۔ مولانا یعقوب بن حسن عرفی کشمیری اپنے عہد کے دیار کشمیر کے معروف عالم تھے جو ۱۰۰۳ھ کو فوت ہوئے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی مختصر شرح لکھی۔

۳۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اخلاف میں سے ایک بزرگ خواجہ اعظم بن سیف الدین سرہندی گزرے ہیں جو ۱۰۶۶ھ میں پیدا اور ۱۱۱۴ھ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے فیض الباری شرح صحیح البخاری لکھی۔ اس کا ذکر الثقافت الاسلامیہ فی الہند (صحفہ ۱۵۱) میں کیا گیا ہے۔

۴۔ ابوالحسن بن عبدالھادی سندھی نے المختصر علی تحفۃ الباری لکھی۔ یہ کتاب ۱۳۰۰ھ میں طبع ہوئی۔ مصنف کی تاریخ وفات ۱۱۳۶ھ (۱۷۲۳ء) ہے۔

۵۔ شیخ نورالدین احمد آبادی نے صحیح بخاری کی شرح ''نورالقاری'' تصنیف کی۔ اس مصنف کی تاریخ وفات ۱۱۵۵ھ ہے۔

۶۔ سید غلام علی آزاد بلگرامی نے صحیح بخاری کی ابتدا سے لے کر آخر کتاب الزکوٰۃ تک ضوءالدراری کے نام سے شرح لکھی۔ اس کا ذکر نواب صدیق حسن خاں نے اپنی عربی کتاب سبحۃ المرجان میں کیا ہے۔ سید غلام علی آزاد بلگرامی کا سال وفات ۱۲۰۰ھ ہے۔

۷۔ نواب صدیق حسن خاں نے عون الباری لحل ادلۃ البخاری لکھی جو بولاق میں ۱۲۹۷ھ میں امام ابن تیمیہؒ کی کتاب منتہی الاحکام کے حاشیے پر چھپی۔ ۱۲۹۷ھ ہی میں بولاق میں نیل الاوطار کے حاشیے پر چھپی۔ پھر ۱۲۹۹ھ اور ۱۳۰۷ھ میں بھوپال میں شائع ہوئی۔

۸۔ علامہ عثمان بن ابراہیم صدیقی حنفی نے غایۃ التوضیح للجامع الصحیح لکھی۔ جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ رام پور (ہندوستان) میں موجود ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد ۱۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے جو اوّل کتاب بدء الوحی سے باب القران فی التمر عندالاکل تک ہے۔ جلد ثانی باب رقیۃ النبیؐ سے آخر کتاب تک چلی گئی ہے۔

۹۔ علامہ عبدالرحمٰن البہرہ کی شرح صحیح بخاری کی جلد اوّل کا قلمی نسخہ ۴۹۲ صفحات کا ہے جو ناقص ہے۔ یہ نسخہ باب کیف کان بدء الوحی سے باب القراءۃ تک ہے۔ اس کے دو قلمی نسخے رام پور لائبریری میں موجود ہیں۔

۱۰۔ عمر بن محمد عریف موضع ہنروالی (علاقہ گجرات ہندوستان) کے عالم تھے۔ انہوں نے مقدمہ وشرح لکتابین الاولین من صحیح البخاری لکھی۔

۱۱۔شیخ جعفر بن محمد بخاری گجراتی نے الفیض الطاری شرح صحیح البخاری دو جلدوں میں تصنیف کی۔

۱۲۔شیخ طاہر بن یوسف سندھی برہان پوری نے شرح صحیح بخاری لکھی جو قسطلانی سے ماخوذ ہے۔اس مصنف کی وفات ۱۰۰۴ھ میں ہوئی۔

۱۳۔معلم القاری شرح صحیح بخاری شیخ رضی الدین ابوالخیر عبدالمجید خاں ٹونکی کی تالیف ہے۔یہ کتاب ۱۲۶۱ھ میں آگرہ میں چھپی۔

۱۴۔حل صحیح البخاری مرزا حیرت دہلوی کی تصنیف ہے:اس میں قسطلانی اور فتح الباری سے کافی مدد لی گئی ہے۔حل لغات علیحدہ ہے۔مرزا حیرت یکم جنوری ۱۸۶۸ء کو پیدا اور ۲۲ جنوری ۱۹۲۸ء کو فوت ہوئے۔

۱۵۔منحۃ الباری فی جمع روایات البخاری:یہ کتاب مجید سندھی مدنی کی تصنیف ہے۔

۱۶۔تعلیقہ یہ علامہ سندھی (وفات ۱۱۳۸ھ) کی تالیف ہے۔صحیح بخاری طبع مصر کے حاشیے پر مطبوع ہے۔

۱۷۔تعلیقہ نام کی ایک کتاب مولانا حسین لکھنوی (وفات ۱۰۱۲ھ) کی تصنیف ہے۔اس کا ذکر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں کیا ہے۔

۱۸۔تعلیقات علی ابواب البخاری:حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔

۱۹۔شرح تراجم ابواب صحیح البخاری:یہ بھی شاہ ولی اللہؒ صاحب کی تصنیف ہے جو ۱۳۲۳ھ میں حیدر آباد (دکن) میں طبع ہوئی تھی۔

۲۰۔فیض الباری:یہ ایک عالم شیخ فضل احمد انصاری کی تصنیف ہے اور اردو میں ہے۔

۲۱۔تسہیل القاری:یہ مولانا وحید الزمان کی تصنیف ہے اور اردو زبان میں صحیح بخاری کی بہترین شرح ہے۔

۲۲۔ترجمہ صحیح بخاری:یہ مرزا حیرت دہلوی کا صاف ستھرا اردو ترجمہ ہے۔

۲۳۔تیسیر الباری:یہ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔یہ ترجمہ بھی ہے اور حواشی بھی ہیں۔

۲۴۔بغیۃ القاری:نواب صدیق حسن خاں اس کے مولف ہیں۔ثلاثیات صحیح بخاری کا یہ نہایت عمدہ اردو ترجمہ ہے۔

۲۵۔فیض الباری شرح اردو صحیح بخاری:یہ اردو ترجمہ جس کے مترجم حضرت مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی ہیں جو حضرت میاں سید نذیر حسین دہلویؒ کے ارشد تلانذہ میں سے تھے۔اس ترجمے کی حیثیت ایک بہترین شرح کی ہے،جس میں فاضل مترجم وشارح نے فتح الباری،عمدۃ القاری،ارشاد الساری،کواکب الدراری،تیسیر القاری،منح الباری اور حاشیہ سندھی کو نہایت خوب صورتی سے سمو دیا ہے،اسے ہم ان سات مشہور شروح بخاری کا دلآویز انتخاب قرار دے سکتے

ہیں۔ جلد اوّل کے ابتدا میں حضرت مولانا فقیر اللہؒ نے اصطلاحات حدیث کے متعلق ضروری امور کی وضاحت فرمائی ہے اور اس کے ساتھ ہی حضرت امام بخاریؒ کے اختصار مگر جامعیت کے ساتھ حالات قلم بند فرمائے ہیں۔ یہ کتاب طویل عرصے سے نایاب تھی۔ دو سال قبل اس کا عکس مکتبہ اصحاب الحدیث اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

۲۶۔عون الباری شرح تجرید صحیح البخاری: یہ سید نواب صدیق حسن خاں کی تصنیف ہے اور عربی زبان میں ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۲۷۔تیسیر القاری: صحیح بخاری کی یہ شرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے فرزند گرامی علامہ نورالحق دہلویؒ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ جس زمانے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فارسی میں مشکوٰۃ کی شرح لکھنی شروع کی تھی۔ اسی زمانے میں ان کے صاحبزادے علامہ نورالحق دہلوی نے صحیح بخاری کی فارسی زبان میں شرح لکھنے کا آغاز کیا تھا۔ یہ شرح پہلی مرتبہ ۱۳۰۵ھ میں لکھنؤ سے پانچ جلدوں میں شائع ہوئی۔

۲۸۔منح الباری: بخاری شریف کی یہ شرح شیخ محمد حسن بن محمد صدیق پنجابی عرف علامہ دراز پشاوری کی تصنیف ہے۔ یہ شرح فارسی زبان میں ہے۔ لکھنؤ سے طبع ہوئی تھی۔

۲۹۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فارسی میں بخاری کی ایک مختصر شرح لکھی۔ اسے صحیح بخاری کا ترجمہ کہنا چاہیے، جس کے اکثر مقامات پر ضروری ایضاحات مرقوم ہیں۔

۳۰۔فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری: یہ حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور عون المعبود کے مصنف شہیر مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف اور ثلاثیات صحیح بخاری کی شرح ہے۔

۳۱۔انعام المنعم الباری بشرح ثلاثیات البخاری: حضرت مولانا عبدالتواب ملتانیؒ کا شمار پنجاب کے مشہور علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ وہ متعدد کتابوں کے مصنف ومحشی اور قرآن مجید کے مترجم ومفسر تھے۔ ان کے ایک صاحبزادے مولانا عبدالصبور تھے، جنہوں نے طالب علمی کے زمانے میں فتح الباری قسطلانی، داؤدی اور سندھی وغیرہ سے معلومات اخذ کر کے انعام المنعم الباری کے نام سے ثلاثیات بخاری کی شرح مرتب کی تھی۔ یہ شرح ۱۳۵۸ھ میں مصر سے معرض اشاعت میں آئی۔

۳۲۔رفع الالتباس: یہ کتاب حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ اس تصنیف کا پس منظر دراصل یہ ہے کہ کسی صاحب نے عربی زبان میں ایک رسالہ صحیح بخاری مطبوعہ مصطفائی کے ساتھ شائع کیا تھا جو علامہ عینی کی ان تقریرات پر مشتمل ہے، جن میں امام بخاریؒ کے ان اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو حضرت امامؒ صحیح بخاری میں ''قال بعض الناس'' لکھ کر کرتے ہیں۔ اس رسالے کا نام ''دفع الوسواس عن بعض الناس'' ہے۔

حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے اس رسالے کے جواب میں ''رفع الالتباس'' کے نام سے کتاب لکھی اور شائع فرمائی۔ اس پر انہوں نے مصنف کے طور پر اپنا نام نہیں لکھا۔ اس میں علامہ عینی کی ان تمام غلط فہمیوں کا محققانہ جواب دیا گیا ہے جو ان کے ذہن میں امام بخاریؒ کے بارے میں پیدا ہوئیں۔ یہ کتاب ۱۳۰۹ھ میں چھپی تھی۔ یہاں یہ یاد رہے کہ مولانا عظیم آبادی کے علاوہ اور بھی متعدد اہلِ علم نے علامہ عینی کی تقریرات کے جواب لکھے ہیں اور امام بخاریؒ کے اعتراضات کو مبنی برصحت قرار دیا ہے۔

۳۳۔ مصابیح الاسلام من حدیث خیر الأنام: یہ حضرت مولانا فقیر اللہ پنجابی کی کوشش کا نتیجہ ہے، جسے صحیح بخاری کا بہترین انتخاب کہنا چاہیے۔ فقہی ترتیب کے لحاظ سے صحیح احادیث کے سلسلے کی یہ ایک بے مثال شے ہے۔ حضرت مؤلف نے اسے مشکوٰۃ شریف کے ابواب کے مطابق مرتب فرمایا ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ میری یہ کتاب صحیح احادیث کا ایک جامع انتخاب ہے۔ جہاں میں نے ضرورت سمجھی وہاں ضروری تعلیقات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ البتہ اسناد احادیث اور مکررات کو حذف کر دیا ہے۔ کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کرتے وقت اگرچہ مشکوٰۃ شریف کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے تاہم بعض مقامات پر قدرے کمی بیشی بھی کی گئی ہے۔ اس ضمن میں ان کے عربی الفاظ یہ ہیں۔

(انتخبتہٗ انتخابا جامعا لاحادیثہ المسندۃ مع بعض التعلیقات حاذفا الاسناد و المکررات مرتبا علی ترتیب المشکوٰۃ کتباً و ابواباًمع زیادۃ و نقصان یسیر۔)

۳۴۔ حل صحیح بخاری یعنی نسخہ عتیقہ صحیح مع حل مشکلات وحواشی وجمیع نسخہ: یہ دراصل حضرت میاں سید نذیر حسین دہلویؒ کی تصنیف ہے۔ یہ نسخہ بڑے واضح خوش خط میں ہے اور پرانا ہے۔ بہت سے نسخوں اور حل مشکلات بخاری اور متعدد حضرات کے حواشی پر مشتمل ہے اور تین جلدوں پر محیط ہے۔ یہ وہ نسخہ ہے جو بہت سے معروف ترین اساتذہ اور نامور شیوخ کے درس وتدریس میں رہا اور ان فضلائے عالی مقام نے اس پر حواشی لکھے اور صحیح بخاری کے سلسلے میں علمی نکات تحریر فرمائے جس استاذ اور عالم نے صفحے کے کسی مقام پر تھوڑی بہت جگہ دیکھی، وہاں کوئی علمی نکتہ رقم فرما دیا۔ حضرت میاں نذیر حسین دہلویؒ کے دست مبارک سے رقم فرمودہ حواشی اس پر موجود ہیں۔ حضرت مرحوم اس نسخے کی بے حد حفاظت فرماتے تھے۔ میاں صاحب کی تاریخ وفات ۱۰ رجب ۱۳۲۰ھ ہے۔

۳۵۔ مولانا احمد علی سہارن پوری نے صحیح بخاری کے حواشی لکھے جن سے اہل علم استفادہ کرتے ہیں۔ عام مسائل میں انہوں نے اپنے حواشی میں فقہ حنفی کی تائید کی ہے۔ مولانا ممدوح کا سال ولادت ۱۲۲۵ھ (۱۸۰۸ء) ہے اور تاریخ وفات ۶ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ (۱۷ اپریل ۱۸۸۰ء) ہے۔

۳۶۔ فیض الباری: صحیح بخاری سے متعلق یہ مولانا انور شاہ کشمیری کے افادات وتحقیقات میں جو عربی زبان

میں ہیں اور چار جلدوں پر مشتمل ہیں اس کے مرتب و جامع مولانا بدر عالم میرٹھی ہیں۔

۳۷۔انوار الباری: یہ بھی صحیح بخاری کے بارے میں مولانا انور شاہ کشمیری کے افادات ہیں جو اردو زبان میں ہیں۔انہیں مولانا ممدوح کے داماد مولانا احمد رضا بجنوری نے مرتب کیا۔یہ افادات متعدد جلدوں پر مشتمل ہیں۔اس کی کئی جلدیں چھپ چکی ہیں۔

۳۸۔لامع الدراری: یہ کتاب صحیح بخاری کے سلسلے میں مولانا رشید احمد گنگوہی کے ان درسی افادات پر محتوی ہے جو مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے ترتیب دیے۔

۳۹۔ارشاد الساری: یہ مفتی رشید احمد لدھیانوی کی اردو تصنیف ہے۔جس کی چھ جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔

۴۰۔آزادیِ وطن سے قبل مولانا محمد حنیف ندویؒ نے شرکت علمی (لاہور) کی طرف سے صحیح بخاری کے اردو ترجمے کا سلسلہ شروع کیا تھا، جس کے ساتھ اس صحابی کے حالات بھی اختصار کے ساتھ لکھے گئے تھے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (متعلقہ) حدیث روایت کی اور پھر سلسلہ سند میں جو راوی آتے ہیں، ان کا تعارف کرایا گیا تھا۔ ہر حدیث کا نہایت شستہ اردو میں ترجمہ اور اس کی جامع و مانع تشریح کی گئی تھی۔افسوس ہے یہ سلسلہ مکمل نہ ہو سکا۔اس کی چند قسطیں شرکت علمی کے ماہانہ مجلّے ''اسلامی زندگی'' میں شائع ہوئی تھیں۔

۴۱۔فضل الباری: صحیح بخاری کے بعض اہم موضوعات پر یہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی درسی تقریریں ہیں جو قاضی عبدالرحمٰن نے مرتب کیں۔دو جلدوں پر محیط ہیں۔

۴۲۔تجرید البخاری: سید رئیس احمد جعفری نے (مکررات اور اسناد حذف کر کے) صحیح بخاری کا اردو ترجمہ کیا تھا جو لاہور کے ایک ناشر نے شائع کیا تھا۔

۴۳۔حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی نے مقدمہ صحیح بخاری کے سلسلے میں عربی زبان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔مولانا کی تاریخ ولادت ۱۸۹۷ء اور تاریخ ارتحال ۴ اگست ۱۹۶۲ء ہے۔

۴۴۔الہام الباری: مولانا دین محمد وفائی صوبہ سندھ کے ممتاز عالم دین تھے جو ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ (۳ اپریل ۱۸۹۴ء) کو ضلع سکھر (سندھ) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔بے حد علمی، تصنیفی اور سیاسی خدمات سرانجام دیں۔۲۳۔جمادی الاخریٰ ۱۳۶۹ھ (۱۱ اپریل ۱۹۵۰) کو وفات پائی۔انہوں نے سندھی زبان میں الہام الباری کے نام سے صحیح بخاری کا ترجمہ کیا جو کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔

۴۵۔التعلیق الصحیح علی الجامع الصحیح: اس نام سے سید محب اللہ شاہ راشدیؒ نے صحیح بخاری کا حاشیہ عربی زبان میں لکھا۔سید ممدوح کی تاریخ پیدائش ۲۔اکتوبر ۱۹۲۱ء اور تاریخ انتقال ۲۱۔جنوری ۱۹۹۵ء ہے

۴۶۔ابوتراب سید رشد اللہ شاہ راشدی نے سندھی زبان میں صحیح بخاری کا ترجمہ کیا۔سید صاحب ممدوح کا سال ارتحال ۱۹۲۳ء ہے۔

۴۷۔نصرۃ الباری شرح صحیح بخاری: مولانا حافظ عبدالستار دہلوی نے نصرۃ الباری کے نام سے صحیح بخاری کے ترجمہ وتشریح کی خدمت سرانجام دی۔مولانا مرحوم ستمبر ۱۹۰۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔۲۹۔اگست ۱۹۶۶ء کو ان کا انتقال کراچی میں ہوا۔

۴۸۔پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی نے صحیح بخاری کے اردو میں ترجمہ وتشریح کا سلسلہ شروع کیا ہے اور شنید ہے کہ کافی کام ہو گیا ہے۔

۴۹۔کراچی کے مولانا محمد افضل اثری نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلطان محمودؒ (جلال پور پیروالا) کے افادات صحیح بخاری جمع اور مرتب کیے ہیں اور ان کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہے۔

۵۰۔اردو ترجمہ وتشریح صحیح بخاری: یہ اردو ترجمہ وتشریح حضرت مولانا محمد داؤد راز کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔یہ ترجمہ وتشریح آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے،جس کی اشاعت کا شرف مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور کو حاصل ہوا ہے۔پہلی جلد میں طویل مقدمہ ہے جو بڑے سائز کے ۱۴۸ صفحات میں پھیلا ہوا ہے۔اس میں امام بخاریؒ کے حالات بھی مرقوم ہیں،مترجم وشارح کے کوائف حیات بھی درج ہیں اور اصطلاحات حدیث،حجیت حدیث،اسنادِ حدیث، اقسام حدیث جمع وتدوین حدیث اور امام بخاریؒ کی شروط حدیث وغیرہ کے سلسلے میں بہت سا ضروری مواد ایک خاص ترتیب کے ساتھ اس میں آ گیا ہے۔مولانا محمد داؤد راز کے اس ترجمہ وتشریح کی اشاعت سب سے پہلے ہندوستان میں ہوئی تھی۔اب اسے مکتبہ قدوسیہ نے اپنی روایات اشاعت کی روشنی میں بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔اس پر نظر ثانی مولانا عبدالسلام بستوی اور مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی نے فرمائی ہے جن کا شمار اکابر علماء میں ہوتا ہے۔مولانا راز مرحوم ہندوستان کے علاقے میوات کے ایک گاؤں ''راہپواہ'' میں پیدا ہوئے ان کی تاریخ وفات ۲۔دسمبر ۱۹۸۱ء ہے۔

۵۱۔مختصر صحیح بخاری: نویں صدی ہجری کے ایک محدث ابوالعباس زین الدین احمد بن عبداللطیف الزبیدی نے صحیح بخاری کی مکررات اور اسناد حذف کر کے ''التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح'' کے نام سے دو جلدوں میں کتاب شائع کی تھی، جسے ''مختصر صحیح بخاری'' کہا جاتا ہے۔مولانا محمد داؤد راز مرحوم نے اس کا اردو ترجمہ کیا تھا۔مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور نے اسے بھی خوبصورت انداز میں چھاپ دیا ہے۔

۵۲۔صحیح بخاری شریف: مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے صحیح بخاری شریف کے نام سے تین

جلدوں میں مولانا محمد داؤد راز کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں شرح شامل نہیں ہے، صرف ترجمہ ہے۔ بہترین کاغذ اور خوب صورت جلد کے ساتھ مکتبہ سلفیہ کی یہ خدمتِ حدیث قارئین کرام کے مطالعہ میں آئی ہے۔ ہر حدیث کا عربی متن اور اس کے ساتھ اردو ترجمہ ہے ابتدا ہی سے مکتبہ سلفیہ کا ایک خاص معیارِ طباعت ہے جو صحیح بخاری کی اس اشاعت میں نمایاں ہے۔

۵۳۔ مفتاح البخاری: یہ ہمارے مرحوم دوست مولانا خالد گرجاکھیؒ کی محبت حدیث کا دلآویز پرتو ہے۔ صحیح بخاری میں کسی حدیث کا تلاش کرنا بسا اوقات ایک مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔ مولانا خالد گرجاکھی نے اس کتاب کے ذریعے یہ مسئلہ بہت حد تک آسان کر دیا ہے۔ یہ کتاب انہوں نے اپنے اشاعتی مرکز ''ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانوالہ'' کی طرف سے ۱۹۸۴ میں شائع کی تھی۔ کئی سال ہوئے یہ ادارہ بھی ختم ہو گیا ہے اور خود مولانا ممدوح کا بھی ۸۔ اپریل ۲۰۰۵ء کو انتقال ہو گیا۔

۵۴۔ سیرۃ البخاری حضرت مولانا عبدالسلام مبارک پوری کی تصنیف ہے جو اپنے عہد کی عظیم علمی شخصیت تھے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ رحمانی مبارک پوری کے والد مکرم تھے۔ مبارک پور کے اس عالم ذی شان کو برصغیر کے حلقہ اہلِ علم میں بے حد وقار کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، اس لئے کہ علم و فضل اور تصنیف و تالیف میں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ تحفۃ الأحوذی کے مصنف شہیر حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری اسی خاندان کے رکن رکین تھے۔ اس خاندان کے مولانا عبدالسلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے اردو میں امام بخاری کے حالات میں سیرۃ البخاری کے نام سے کتاب لکھی جس میں امام صاحب کی حیاتِ طیبہ کے تمام گوشوں کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

برصغیر میں صحیح بخاری اور امام بخاری کے بارے میں اور بھی متعدد حضرات نے اپنے اپنے اسلوب میں لکھا ہے۔ لیکن میں اس موقعے پر اختصار کے ساتھ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ یہ ۵۴ شخصیات ہیں، جن کا تعلق برصغیر کے مختلف علاقوں سے ہے۔

رئیس الجامعہ کے تبلیغی پروگرام

رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے بسلسلہ تقریب صحیح بخاری مندرجہ ذیل مساجد میں درس دیئے۔
مورخہ 20 اگست بروز اتوار جامع مسجد اہل حدیث پوران۔ مورخہ 21 اگست بروز سوموار جامع مسجد اہل حدیث خورد۔ مورخہ 22 اگست بروز منگل جامع مسجد اہل حدیث گوجر خان۔ مورخہ 23 اگست بروز بدھ جامع مسجد اہل حدیث دینہ۔ مورخہ 24 اگست بروز جمعرات مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث جہلم۔